سوال

(51)وارث کےلئے وصیت نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے والد نے اپنی زرعی زمین کے بارے میں یہ وصیت لکھی ہے کہ وہ اس کے بعد اس کےبیٹے کو دے دی جائے جبکہ والد صاحب کی چار بیٹیاں بھی ہیں تو کیا یہ وصیت جائز ہے ؟ اوراگراس زمین کواس کےبیٹے اورچار بیٹیوں میں تقسیم کرنا ہو تواس کی تقسیم کس طرح ہوگی ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں یہ بیان فرما دیا ہے کہ میت کی میراث کوکس طرح تقسیم کیا جائے ، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

يوصيكُمُ اللَّهُ فى أَولـٰدِكُم ۖ لِلذَّكَرِ مِثلُ حَظِّ الأُنثَيَينِ ۚ ... ١١ سورة النساء

''اللہ تمہاری اولاد کے بارے میں تمہیں وصیت فرماتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دولڑکیوں کے حصے کے برابر ہے ۔''

اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے :

((إن اللہ قد أعطی کل ذي حق حقہ فلاوصیۃ لوارث)) (سنن أبي داوٗد)

''یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کواس کا حق عطا فرما دیا ہے لہٰذا وارث کےلئے وصیت نہیں ہے ۔''

لہٰذا اس باپ کی اپنے بیٹے کے بارے میں وصیت باطل ہے ، اس پر عمل نہیں کیا جائے گا ہاں البتہ اگر تمام وارث اس پر راضی ہو جائیں تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر وہ راضی نہ ہوں تو پھر اس زمین کو بھی ترکہ میں شامل کر کے تمام ورثاء میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق تقسیم کیا جائے گا اور اگر وارثوں میں صرف یہی ایک بیٹا اور چار بیٹیاں ہی ہوں تو تقسیم اس طرح ہوگی کہ لڑکے کا حصہ دولڑکیوں کے برابر ہوگا ۔ اس زمین کی قیمت اور میت کے باقی مال کو جمع کر کے انہی حصوں کے مطابق بیٹے اور بیٹیوں میں تقسیم ہوگی ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

ج3ص52